محاسبۂ دیوبندیت

(جلد دوم)

بجواب

مطالعۂ بریلویت

از

حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی

ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور پاکستان

۷۸۶
۹۲

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

جھوٹے افترا وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔

لَاَمْلَئَنَّ جَہَنَّم تھا وعدہ ازلی ٭ نہ منکروں کا عبث بدعقیدہ ہونا تھا

دیوبندیت پر ایک تاریخی ناقابلِ تردید دستاویز

محاسبۂ دیوبندیت (جلد دوم)

بجواب

مطالعۂ بریلویت

مصنّفہ

قاطعِ رگِ وہابیت و دیوبندیت روحِ روانِ سُنّیت و رضویت

ترجمانِ مسلکِ اعلیٰ حضرت جناب علامہ محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی مدظلہ العالی

ناشر۔ ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ وصحبہ وسلم

نام کتاب ——— محاسبۂ دیوبندیت (جلد دوم)

مصنف ——— حضرت علامہ محمد حسن علی قادری رضوی مدظلہ

صفحات ——— ٦٤٢

تعداد ——— ایک ہزار

تاریخ طباعت ——— اکتوبر ۱۹۹۸ء

قیمت ——— روپے

ناشر ——— ادارہ غوثیہ رضویہ لاہور

طابع ——— اشتیاق پرنٹرز لاہور

ملنے کا پتہ

(۱) ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور

(۲) مسلم کتابوی گنج بخش روڈ لاہور

انتساب

آقائے نعمت امام اہلسنت حضور
محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل
محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ کے نام جن
کی نگاہ فیض اثر کی برکت سے اس حقیر بے توقیر سگ
بارگاہ رضوی کو اس کتاب کی تصنیف وتدوین
کی توفیق وسعادت نصیب ہوئی۔
ع۔ اک نظر کی آرزو میں ہے جہان آرزو

سگ بارگاہ محدث اعظم الفقیر عبد النبی الولی
محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی غفرلہ الولی

گئے جیسے یہ سُنّی بریلوی علماء مشائخ کی اپنی تصانیف کے حوالے ہیں۔

(۴) کچھ دیوبندی وہابی مولویوں کو مشائخ اور پیر طریقت بنا کر دھوکہ دیا گیا ۔۔۔۔۔

(۵) بیشتر حوالہ جات ایسے لائے گئے جو فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین کے منظرِ عام پر آنے اور تکفیر کا حکم شرعی جاری ہونے سے پہلے کے ہیں۔

(۶) کچھ حوالے ایسے تھے کہ الزام اپنے قلم سے ثبوت اپنے گھر سے۔

(۷) کچھ حوالہ جات ایسے تھے کہ پہلے وہ لوگ کسی غلط فہمی سے اور موقف پر تھے ان کا پُرانا موقف لکھ دیا گیا اور نیا موقف نظر انداز کر دیا گیا ۔۔۔۔۔

(۸) کچھ حوالے ایسے تھے کہ گستاخانہ کتابیں اور کفریہ عبارات اور ان کے رَدّ میں حسام الحرمین چھپنے سے پہلے کے ہیں۔

(۹) کچھ حوالے ایسے تھے کہ سوال گندم جواب چنا یا ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ کے مصداق قطعاً بے محل تھے۔

(۱۰) کچھ حوالہ جات ایسے تھے جس شخصیت کا نام عنوان کلام بنایا حوالہ اُن کے برعکس اور شخصیت کا تھا۔

(۱۱) اور بعض حوالے ایسے تھے کہ ان کے اکابر کے شدھی ہونے سے پہلے کے تھے۔

(۱۲) کچھ حوالہ جات ایسے غیر عالم حضرات کے تھے جو نہ مفتی تھے نہ فقیہہ تھے اور فتویٰ دینے کی اہلیت سے محروم تھے۔

الغرض نوع بنوع قسم کی جعلسازیوں سے کام لے کر مطالعہ بریلویت

کی کاغذی ناؤ بنائی اور خیالی پلاؤ پکائی گئی۔

الحمد للہ! ثم الحمد للہ کہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ غوث و رضا کی برکت اور مشائخ سلسلہ کے فیض سے ہم نے ہر خیانت و بے ایمانی دجل و فریب کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں اور ثابت کر دیا کہ مصنف مانچسٹروی کی پیش کردہ شخصیات میں سے کسی نے بھی اکابر دیوبند کی گستاخانہ کفریہ عبارات کو عین ایمان و عین اسلام قرار نہیں دیا ان کے اپنے کسی مضمون میں براہ راست توہین و تکفیر کو جرم و قابل ملامت نہیں سمجھا گیا۔ مُصنّف نے ریت کی جو دیوار کھڑی کی تھی خود مُصنّف اس کے نیچے دب کر رہ گیا اور اس میں شرم و حیا ہوئی تو آئندہ ایسے پُرفریب و پُرخیانت حوالوں کا نام نہ لے گا۔

کانگریسی رہنما کیلئے جلسہ تعزّیت کا الزام	مُصنّف مطالعہ بریلویت ص ۱۷۶

پر ایک عنوان کانگریسی رہنما کے لیے جلسہ تعزیت اور ایک عنوان بریلی کے مدرسہ منظر الاسلام میں تعزیتی جلسہ قائم کرکے ایک ہی بات کو دو بار دو عنوان کے تحت لکھتا ہے:۔

"جناب رفیع احمد قدوائی جو ملکی معاملات میں ہندوؤں کے ساتھ اتحاد کے زبردست حامی تھے اور مولانا ابو الکلام آزاد کے نہایت مخلص پیرو تھے ان کی وفات پر مولانا احمد رضا خاں کے مدرسہ بریلی میں اُن کے لیے جلسۂ تعزیت......"

اوراس کے ساتھ ہی دوسرے عنوان کے تحت رقمطراز ہے :-

"دارالعلوم منظرِ الاسلام محلہ سوداگراں کا ایک جلسہ ہوا جس میں ایک تعزیتی قرار داد میں کہا گیا کہ یہاں کے اساتذہ وطلبا ؤ اراکین کمیٹی مدرسہ ہندوستان کے ہر دلعزیز وزیر غذا ملک وقوم کے مقتدر لیڈر مسٹر رفیع الدّین قدوائی کے اچانک انتقال پر اپنے دلی تاثرات اور گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہیں ..... مرحوم کے واسطے دُعا مغفرت ..... کرتے ہوتے دُعا گو ہیں"۔ [1]

سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ اس الزام بدانجام کے ساتھ کوئی حوالہ نہیں نہ دارالعلوم منظرِ الاسلام بریلی شریف کی روئیداد کا حوالہ نہ بریلی شریف کے کسی روزنامہ اخبار یا ماہنامہ رسالہ کا حوالہ نہ کسی عام اخبارات میں ہند وپاکستان کے کسی اخبار کا سن اور تاریخ کے تعین کے ساتھ حوالہ لہذا یہ حوالہ حرامی ہے کسی دیوبندی مُلّاں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور جنم لیا ہے پھر اس مضمون کی ترتیب بھی بتا رہی ہے کہ یہ حوالہ ولد الحرام ہے کیونکہ پہلی سُرخی کے تحت مرنے والے کا نام رفیع احمد قدوائی لکھا ہے اور دوسرے عنوان کے تحت مرنے والے کو رفیع الدین قدوائی لکھا ہے اب خدا جانے ان دونوں میں سے کون مرا ہے یا دونوں ہی مر گئے اور دیوبندیوں کو جینے کا سہارا دے گئے کہ دیوبندی کانگریسی گاندھوی کہلا کہلا کر تھک گئے تھے اب بریلویوں کو کانگریسی کے لیے تعزیت کرنیوالا

[1] مطالعہ بریلویت صفحہ ۱۷۷ ؂

کہہ سکیں گے۔ ذرا دیکھئے یہ مضمون ہے جو سراسر بے ربط ہے۔

"دارالعلوم منظرِ الاسلام محلہ سوداگراں کا ایک جلسہ ہوا جس میں ایک تعزیتی قرار داد میں کہا گیا ہے کہ یہاں کے اساتذہ وطلبا اور اراکین کمیٹی مدرسہ ہندوستان کے ہر دلعزیز وزیر غذا ملک وقوم کے مقتدر لیڈر ..... کے اچانک انتقال پر اپنے دلی تاثرات اور گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہیں"۔ [1]

اساتذہ میں کسی کا نام نہیں مہتمم کا نام نہیں اراکین کمیٹی کا نام نہیں جلسہ کی صدارت کس نے کی قرار داد کس نے پڑھی کس اخبار میں چھپی کچھ معلوم نہیں، معلوم ہوتا ہے کہ دیوبندیوں نے یہ خبر بہت جلدی میں تیار کی اور عدم معلومات کے سبب کچھ نہ لکھ سکے کہ مہتمم دارالعلوم کون اور صدر تعزیتی جلسہ کون تھے۔ اور پھر محلہ سوداگراں میں ایک جلسہ ہوا یا محلہ سوداگراں کا جلسہ ہوا۔ لکھا جا رہا ہے یہاں کے اساتذہ وطلباءٔ اور اراکین کمیٹی ..... مقتدر لیڈر کے انتقال پر دلی تاثرات اور گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہیں۔

یعنی تعزیتی مضمون کی نہ دُم نہ سر ادب لغت وانشاء واملا سے اس من گھڑت ترتیب کو کچھ واسطہ ہی نہیں اور قرار داد میں استعمال کئے گئے الفاظ اہل بریلی کی زبان ہی نہیں لہذا ماننا پڑے گا کہ یہ قرار داد اوّل وآخر جھُوٹ ہے اور اس بے تُکی خبر کا حوالہ ندارد ہے

[1] مطالعہ بریلویت صفحہ ۱۷۶ ؂

(اس مضمون کی تصحیح و نظرِ ثانی کے وقت مہتمم دارالعلوم منظرِ الاسلام بریلی نے اس واقعہ کو اپنے مکتوب میں قطعی من گھڑت قرار دیا ہے)

دیوبندی مصنّف کے اعلیٰ درجہ کے کذاب و مفتری ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ حضرت مولانا محمد عمر صاحب اچھروی علیہ الرحمہ کے متعلق لکھتا ہے کہ :-

''مولانا محمد عمر اچھروی سے کسی نے اس کا جواب پُوچھا تو آپ نے فرمایا وہ (قدوائی) وزیرِ خوراک تھے۔''[1]

مانچسٹروی کو چاہیے اس کذبِ صریح کو مسخرہ بن کر ''کسی'' کے پردے میں نہ چھپائے اور اپنے اُس ''کسی'' پھوپھا کا اتا پتا بتائے گواہ لائے۔

دوسرا کذبِ صریح یہ کہ بریڈفورڈ میں سعودی شاہ فیصل کے جلسۂ تعزیت کے متعلق بعض بریلویوں نے مولانا ارشد القادری سے پُوچھا تو اُنہوں نے کہا :- قدوائی وزیرِ خوراک تھے اور شاہ فیصل شاہِ خوراک تھے۔[2]

ہم کذاب مانچسٹروی سے پُوچھتے ہیں کہ کیا آپ اُن بعض بریلویوں کے ساتھ ساتھ تھے جنہوں نے مولانا ارشد القادری سے فیصل کی تعزیت کے متعلق پُوچھا ؟ یا آپ محض تماشہ کر رہے ہیں۔ علّامہ ارشد القادری مدظلہٗ نے اپنی زبان سے یہ لفظ کہے ہیں کہ شاہ فیصل شاہِ خوراک تھا اور مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ قدوائی وزیرِ خوراک تھا۔ آپ

---

[1] مطالعہ بریلویت صفحہ ۱۷۷ [2] ایضاً صفحہ ۱۷۸ ؛

یہ قسم دے کر یوں کہہ سکتے ہیں کہ اِن دونوں بزرگوں نے یہ دونوں الفاظ کہے ہیں، اگر میں مانچسٹروی خالد محمود غلط کہتا یا جھُوٹ بولتا ہوں تو میری (یعنی خالد محمود کی) بیوی پر تین طلاق۔ سچّے ہو تو یہ اعلان کرو ورنہ ہم جھُوٹ بول کر تماشہ کرنے والا مداری سمجھیں گے۔ اور اسی قسم کے اعلانِ طلاق سے یہ بھی کہو کہ میری صفحہ ۱۷۷ پر لکھی ہوئی یہ بات صحیح اور سچ ہے کہ:

''بعض بریلویوں نے ..... کہا کہ شاہ فیصل سنہ (نذارد) میں پاکستان گئے تو داتا صاحب کی نگری میں جاکر بریلوی ہو گئے تھے۔''

یا یہ بتاؤ کہ وہ بعض بریلوی کون تھے جو یہ کہہ رہے تھے ؟

جھوٹے کی پہچان ✲ ہر بات میں بہتان

ان تینوں باتوں کا بھی کوئی حوالہ و صفحہ نہیں دیا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی انجمن تبلیغ الاسلام بریڈفورڈ برطانیہ کے اُن سُنّی بریلوی کارکنوں اور عہدیداروں کی دستخطی و مُہری لیٹرپیڈ پر اُن کی تحریر بھی ارسال کرو کہ وہ کون سُنّی بریلوی ہیں جنہوں نے شاہ فیصل کے لیے ایصالِ ثواب اور تعزیت کا جلسہ کیا ؟

مانچسٹروی نے اہلسنّت پر | گاندھی کے لیے دیوبندیوں کی قرآن خوانی

کانگریسی قدوائی اور نجدی فیصل کیلئے جلسہ تعزیت کا الزام لگایا اب دیوبندی کانگریسی مولویوں اور کانگریسی دیوبندی جمعیت العلمآ ہند کا فخریہ کارنامہ ملاحظہ ہو :-